بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۱۳ اخاء ۱۳۴۲ ھش ۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۸۳ ھ ۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۴۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔

ربوہ ۱۲ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کو ضعف کی شکایت رہی ۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ

اچھی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

اخبار احمدیہ

—— ربوہ ۱۲ اکتوبر ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے ۔ احباب آپ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

—— ربوہ ۱۲ اکتوبر ۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی ۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی آیات ، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمودات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں تربیت اولاد کی اہمیت کو واضح فرمایا ۔

”تعلیم الاسلام کالج وہ ممتاز ترین ادارہ ہے جس میں طلباء حصولِ علم کو ایک عبادت تصور کرتے ہیں“

”آپ لوگ اردو کی جو گراں قدر خدمت بجا لا رہے ہیں وہ اپنا صلہ آپ ہے“

سالِ رواں میں بزمِ اردو تعلیم الاسلام کالج کے افتتاحی اجلاس سے جناب زیڈ اے ہاشمی کا خطاب

ربوہ ۔ زرعی یونیورسٹی لائل پور کے وائس چانسلر جناب زیڈ اے ہاشمی نے طلباء تعلیم الاسلام کالج کے جذبہ حصول علم کو سراہتے ہوئے فرمایا ہے کہ ”تعلیم الاسلام کالج ملک کا وہ ممتاز ترین ادارہ ہے ۔ جہاں کے طلباء کا اوڑھنا بچھونا علم ہے اور وہ علم کے حصول کو بھی ایک عبادت تصور کرتے ہیں“ ۔ اردو کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ”اردو ہماری قومی زبان ہے اور آپ لوگ اس کی جو خدمت کر رہے ہیں وہ اپنا صلہ آپ ہے ۔ خدمت ہمیشہ صلہ اور ستائش سے بلند ہو کر کی جاتی ہے ۔ جب میں نوجوانوں میں خدمت کے ایسے سچے ہوئے جذبات دیکھتا ہوں تو میرا دل خوشی سے بھر جاتا ہے ۔ اور میں کہتا ہوں کاش ہمارے تمام نوجوان اسی رنگ میں رنگین ہوں“ ۔ جناب زیڈ اے ہاشمی مورخہ ۱۰ اکتوبر کو بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے افتتاحی اجلاس میں خطبہ افتتاح ارشاد فرما رہے تھے ۔

افتتاحی تقریب کا آغاز

مورخہ ۱۰ اکتوبر کو دس بجے کے قریب آپ کمانڈر عبد اللطیف صاحب کی معیت میں بذریعہ کار لائل پور سے ربوہ تشریف لائے ۔ کالج کے صدر دروازہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل اور دیگر اساتذہ اور مہمانوں نے آپ کا استقبال کیا ۔ ازاں بعد آپ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی معیت میں کالج ہال کے صدر دروازہ پر تشریف لائے ۔ جہاں پروفیسر ناصر احمد صاحب پرواز نگران بزم اردو نے بزم اردو کے نئے منتخب شدہ عہدہ داران کو آپ سے متعارف کرایا ۔ آپ عہدہ داروں کے ہمراہ کالج ہال میں تشریف لائے ۔ اور اس طرح افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا ۔

افتتاحی اجلاس کی کارروائی

بزم اردو کے نائب صدر شمشاد علی سید صدر رہے تھے اور اپنے معزز مہمان سے کرسی صدارت پر تشریف فرما ہونے کی درخواست کی ۔ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو حافظ محمد مسلم صاحب نے کی ۔ نسیم احمد نے تلاوت کردہ آیات کا اردو ترجمہ سنایا ۔ مبارک احمد عابد معتمد بزم نے سال گزشتہ کی روداد پیش کی ۔ اس کے بعد سید شمشاد علی نے خطبہ استقبالیہ پڑھا ۔ جس میں انہوں نے بزم اردو کی آئندہ مساعی کو کامیاب بنانے کا عہد کیا ۔ اور اپنے پیشروؤں کو خراج تحسین ادا کیا ۔

خطبہ افتتاح

ان کے بعد جناب زیڈ اے ہاشمی نے خطبہ افتتاح ارشاد فرمایا ۔ آپ نے فرمایا ۔ ”مجھے مسرت ہے کہ میں تعلیم الاسلام کالج کے طلباء کے درمیان ہوں جن کا اوڑھنا بچھونا علم ہے اور جو علم کے حصول کو بھی ایک عبادت تصور کرتے ہیں ۔ بزم اردو کی گزشتہ سال کی مساعی پر اظہار مسرت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آپ لوگ اپنی قومی زبان کی جو خدمت کر رہے ہیں وہ ہر لحاظ سے قابل تحسین اور قابل ستائش ہے ۔ یاد رکھئے خدمت ہمیشہ صلہ اور ستائش سے بالا ہو کر کی جاتی ہے اور وہی افراد قوموں کی

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کی تشریف آوری

”یہ امر باعث مسرت ہے کہ آپ کے ادارہ میں مثالی نوعیت کا تعلیمی ماحول موجود ہے“

”طلباء کی صلاحیتوں اور استعدادوں کو ابھارنے کی مساعی قابل ستائش ہیں“

ربوہ ۔۔۔ مورخہ ۱۰ اکتوبر کو جناب سیمانی صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیمات ملتان ریجن نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کا معائنہ فرمانے کے بعد سکول کے طلباء اور ممبران سٹاف سے خطاب کرتے ہوئے سکول کے تعلیمی ماحول اور طلباء کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی قابل قدر مساعی کو بہت سراہا ۔ آپ نے فرمایا ”میں اس بات سے بہت متاثر ہوا ہوں کہ اس درسگاہ میں مروجہ علوم کی تدریس کے ساتھ ساتھ دینیات کو بھی ایک ضروری مضمون قرار دیا گیا ہے ۔ اور کلام الٰہی کی تدریس کا خاطر خواہ انتظام موجود ہے ۔ اس لحاظ سے اس ادارہ کو وہ نور ہدایت حاصل ہے جس سے دوسرے سکول محروم ہیں ۔ آپ نے ہیڈ ماسٹر صاحب اور ان کے رفقاء کار کو پورے جذبہ و جوش اور سرگرمی سے اپنے فرائض ادا کرنے پر مبارکباد دی ۔ اور انہیں ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا ۔

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ اکتوبر ۶۳ء

کیا عقیدہ میں تبدیلی ہوئی؟

پیغامی دوست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر یہ الزام تراشی کرتے رہتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ نے منیر کمیشن کی تحقیقاتی عدالت میں یہ بیان دے کر کہ

حضرت مسیح موعودؑ کا ماننا جزو ایمان نہیں۔

اپنا عقیدہ دربارہ نبوت مسیح موعود علیہ السلام تبدیل کر لیا ہے اور ہمارے یعنی پیغامیوں کے عقیدہ کی طرف رجوع کر گئے ہیں۔ چنانچہ "پیغام صلح" میں میاں محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی کا جو خط چھپا ہے اس میں بھی میاں صاحب موصوف نے پیغامیوں کے اس الزام کی طرف اشارہ کیا ہے۔ میاں صاحب فرماتے ہیں:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح ثانی۔ اور اکثر احباب جماعت کو معلوم ہے کہ میں نے جماعت احمدیہ ربوہ میں مسئلہ نبوت حضرت مسیح الموعودؑ کے متعلق اختلاف رکھتے ہوئے شمولیت اختیار کی تھی۔ اس بارہ میں مجھے اس مسئلہ کے متعلق کبھی شرح صدر حاصل نہیں ہوئی بلکہ منیر کمیشن کے سامنے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے اس حلفی بیان سے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا ماننا جزو ایمان نہیں میرے خیال کو اور تقویت پہنچی۔ اور میں نے اتمام حجت کے خیال سے مولانا جلال الدین شمس صاحب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (مرحوم) سے اور بالآخر قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری سے (جنہوں نے اسی مسئلہ کو جلسہ سالانہ ربوہ میں از سر نو اٹھایا اور جس پر مولانا شیخ عبد الرحمن مصری صاحب نے ازراہ مہربانی مفید قلم اٹھایا اور سیر کن اور مدلل بحث کی)۔ خط و کتابت کا سلسلہ شروع کیا۔"

(پیغام صلح ۹/۱۲ صفحہ ۲)

عقیدہ بدلنے کا الزام کتنا جھوٹا ہے خود میاں صاحب کے خط کے مندرجہ بالا بیان سے ہی واضح ہو جاتا ہے۔ لکھتے ہیں "جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے"۔ ہم نے میاں صاحب سے ایک دفعہ بذریعہ خط عرض کیا تھا کہ آپ ان جھگڑوں میں نہ پڑیں اور "یاد اللہ" میں مصروف رہیں مگر اب معلوم ہوا ہے کہ آپ کا یہ شغف بے کار نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس طرف اس لئے ڈالا تھا کہ آپ اس امر کی کھلی کھلی اور بیّن بیّن شہادت قائم کریں کہ پیغامی حضرات جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ پر تبدیلیٔ عقیدہ اور ان کے عقیدہ کی ہمنوائی کا شور بے جا بجا کر کرتے رہتے تھے وہ اس الزام تراشی میں جھوٹے ہیں۔

اگرچہ یہ شہادت جو میاں صاحب دے رہے ہیں پہلے بھی ظاہر و باہر تھی مگر جس طرح اب میاں صاحب نے اس کو پیش کیا ہے اس طرح روشن ہو کر سامنے نہیں آئی تھی۔ اس لئے ہم اللہ تعالیٰ کا اور اس کے بعد میاں صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ شہادت دے کر ایک بہت بڑا فیصلہ کر دیا ہے اور اب سوائے کہ انسان کو شرم و حیا بالکل جواب دے دے کوئی شخص یہ جرأت نہیں کر سکتا کہ وہ کہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحقیقاتی عدالت میں یہ بیان دے کر اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا ہے۔

بات یہ ہے کہ جیسا کہ ہم نے اوپر واضح کیا ہے پیغامی حضرات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپ نے عدالت میں یہ حلفی بیان دے کر کہ مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا جزو ایمان نہیں اپنا عقیدہ چھوڑ کر پیغامیوں کا یہ عقیدہ اختیار کر لیا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام "نبی اللہ" نہیں اور آپ کو نہ ماننے والا کافر نہیں۔ چنانچہ میاں صاحب کی مندرجہ بالا عبارت اور انکی مندرجہ ذیل عبارت سے یہی مترشح ہوتا ہے یعنی

"میں نہیں چاہتا کہ تکفیر اہل قبلہ کرنے والوں کے ساتھ ہوں اور تعلق رکھوں یا ان کے ساتھ میرا حشر ہو اس لئے علیحدگی کا اعلان کر رہا ہوں اس کی نقل اخبار پیغام صلح کو دے رہا ہوں۔ والسلام"

(خط مذکورہ بالا)

امید ہے کہ قارئین کرام پر جو کچھ ہم نے یہاں تک لکھا ہے اچھی طرح واضح ہو گیا ہوگا جو چند الفاظ میں یہ ہے کہ پیغامی دوست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپ نے تحقیقاتی عدالت میں متذکرہ بالا بیان دے کر تبدیل عقیدہ کر لی ہے اور وہی عقیدہ مان لیا ہے جو پیغامی شروع سے اختیار کئے ہوئے ہیں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی اللہ نہیں اور نہ انکی نبوت کا انکار کرنے والے کافر ہیں۔

اب دیکھئے کہ میاں صاحب نے اپنے خط مطبوعہ پیغام صلح میں کس طرح اس الزام کی صاف صاف اور بیّن بیّن الفاظ میں تردید کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور اکثر احباب جماعت کو معلوم ہے کہ میں نے جماعت احمدیہ ربوہ میں مسئلہ نبوت حضرت مسیح الموعود کے متعلق اختلاف رکھتے ہوئے شمولیت اختیار کی تھی۔ اس بارہ میں مجھے اس مسئلہ کے متعلق کبھی شرح صدر حاصل نہیں ہوئی"

ہمارا قیاس ہے کہ میاں صاحب نے ۱۹۴۰ء میں خان بہادر مولوی غلام حسن صاحب پشاوری۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب اور سید امجد علی صاحب ریٹائرڈ سیالکوٹی کے ساتھ اس شرط کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کی تھی جس شرط کا تذکرہ میاں صاحب نے اپنے خط کی محولہ بالا عبارت میں کیا ہے۔

اب اس کا منطقی نتیجہ صاف ہے کہ اگر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نزدیک ۱۹۴۰ء میں مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لانا جزو ایمان تھا تو آپ ایسے کافروں کی جو اس شرط کے ساتھ بیعت کر رہے تھے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی نہیں مانیں گے اور جس کی کبھی خاص کر میاں صاحب کو شرح صدر نہیں ہوئی اور نہ وہ اہل قبلہ کی تکفیر کریں گے کس طرح بیعت منظور کر سکتے تھے۔

پھر غور فرمایئے پیغامی دوست اور میاں محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحقیقاتی عدالت میں یہ بیان دے کر کہ مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا جزو ایمان نہیں اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا ہے اور وہی عقیدہ اختیار کر لیا ہے جو پیغامی حضرات کا عقیدہ ہے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام "نبی اللہ" نہیں اور اہل قبلہ کی تکفیر غلطی ہے۔

اب ایک پانچ سال کا بچہ بھی اتنی بات سمجھ سکتا ہے کہ جس شخص کا عقیدہ یہ ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا جزو ایمان ہے وہ شخص اپنی جماعت میں ایسے لوگوں کو کس طرح قبول کر سکتا ہے جن کا یہ عقیدہ ہو کہ مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا جزو ایمان نہیں۔ اور اس بناء پر جو شخص آپ کو نہ ماننے والوں کی تکفیر کرنا ضروری سمجھتا ہو وہ کس طرح ان لوگوں کو اپنے حلقے میں شامل کر سکتا ہے جو ایسا نہ سمجھتے ہوں۔

ایک معمولی عقل کا انسان بھی اتنا سمجھ سکتا ہے کہ کوئی امیر جماعت اپنی جماعت میں ایسے لوگوں کو شامل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتا جو اس جماعت کے بنیادی عقیدہ کی نفی کرتے ہوں۔ یہاں الیس منکم رجل رشید کا بھی سوال نہیں ہے کیا ایک ڈاکو بھی ایسے لوگوں کو اپنے گروہ میں شامل کر سکتا ہے جن کا عقیدہ ہو کہ ڈاکہ ڈالنا گناہ ہے اور کہ ڈاکہ نہیں ڈالنا چاہیئے۔ پھر کیا یہ عجیب بات نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۹۴۰ء میں عقیدہ یہ رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا جزو ایمان ہے اور اس بنا پر جو آپ پر ایمان نہیں لاتا وہ کافر ہے مگر عین ان لوگوں کو جو کھلے کھلے طور پر اس عقیدہ کی نفی کرتے ہوں ان کو گلے لگا لے اور اپنی جماعت میں شامل کر لے۔

پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ میاں صاحب کو یہ جرأت کیسے ہوئی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عقیدۂ ایمان و تکفیر کو جانتے ہوئے ایسی شرط کے ساتھ بیعت کے لئے ہاتھ بڑھا دیا؟ کیا اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام پیغامی اکابرین کو یہ کھلی کھلی دعوت شروع ہی سے دے رکھی ہے کہ ہر شخص اختلافی مسائل میں اختلاف عقیدہ کے باوجود جماعت احمدیہ ربوہ میں شمولیت کر سکتا ہے۔

کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا شروع ہی سے یہ عقیدہ نہیں تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا جزو ایمان ہے ورنہ ایسی کھلی کھلی اجازت کیوں دی جاتی۔ پھر کیا اسی کا نام تبدیلی عقیدہ ہے۔ ذرا غور تو کیجئے!

باقی رہی یہ بات کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کیسی تھی اور آپ کو نہ ماننے والا کس قسم کے کفر کا مرتکب ہوتا ہے اس امر پر ہم الفضل میں بارہا بحث کر چکے ہیں۔ یہاں صرف اتنا اشارہ کافی ہے کہ آپکا دعویٰ نبوت کا نہیں بلکہ امتی نبوت کا ہے اسلئے آپ کو نہ ماننے والا امت محمدیہ کے اندر ہی رہتا ہے ✣

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے مختصر شمائل کا تذکرہ

(محترم مولانا ابو العطاء فاضل)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

رضی اللہ تعالےٰ عنہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد کا درخشندہ فرد تھے دنیا میں کب مسیح موعود پیدا ہوں جن کی شادی کی بشارت حضرت خاتم النبیین سرور کونین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور جن کے ہاں نیک اولاد ہونے کی خوشخبری خود زبان صلے اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کو سنائی گئی تھی پھر کب حضرت مسیح موعود کی شادی الہٰی وعدوں اور آسمانی نوشتوں کے مطابق سیّدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ہو، اور پھر اس پاک رشتہ سے وہ نیک اور سراپا روحانی نسل پیدا ہو جن پر حمایت اسلام کی بنیاد رکھی جائے اور جنہیں اسلام کے گلشن کا باغبان مقرر کیا جائے۔ انسانی دماغ اس تصور کو آئندہ کے لئے ناممکن الوقوع قرار دیتا ہے۔

سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی ولادت بھی ایک نشان تھی اور ان کی ساری زندگی انھیں قریب سے دیکھنے والوں کے لئے خدا کی محبت اور عشقِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے لئے فدائیت کی نہ مٹنے والی یاد تھی اور پھر ان کی وفات بھی خدا تعالےٰ کا ایک نشان ہے، آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس "پنجتن" اولاد کا درمیانی فرد ہیں جن کی پیدائش سے پہلے ہی اللہ تعالےٰ نے مقدر فرمایا تھا کہ وہ نیک اور پاک ہوں گے۔ دین کے سپاہی اور آسمان روحانیت کے درخشندہ ستارے ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اپنی وحی میں قمرالانبیاء قرار دیا جس کا مفہوم یہ تھا کہ نبیوں کے پاک مقاصد کی اشاعت اور ان کے انوار کو جذب کرکے روحانی کرنوں کی صورت میں پھیلانے میں آپ کا ایک نمایاں حصہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نوراللہ مرقدہٗ کا انتقال لاہور میں ہوا۔ اور منگل کی رات شروع ہو چکی تھی گویا مقام وفات اور یوم وفات کے لحاظ سے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک ظاہری مشابہت بھی حاصل ہوگئی۔ آپ کی ساری زندگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کے پھیلانے میں خرچ ہوئی ہے اور آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جسمانی اور روحانی اولاد کے ساتھ جو خلوص محبت، ہمدردی، شفقت اور پیار تھا وہ بڑی حد تک اسی رنگ کا تھا جو ایک روحانی باپ یعنی نبی کو اپنی امت اور جماعت کے ساتھ ہوتا ہے آپ اس ادا کو خوب سمجھتے تھے کہ دلوں کے اندر الفت کا پیدا کرنا کس قدر اہم اور بنیادی کام ہے اور آپ نے اپنی بے پایاں شفقت سے اس کام کو اس طرح ادا کیا کہ آج ہزاروں لاکھوں دل یوں محسوس کرتے ہیں کہ وہ گویا ایک رنگ میں یتیم ہوگئے ہیں اور ان کے رنج کو محسوس کرنے والا دل اور ان کی تکلیف میں غمگین ہوکر آنسو بہانے والی آنکھیں موجود نہیں ہیں۔ ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیماری جماعت کے لئے ایک بڑا امتحان ہے اور ہم یوں محسوس کرتے ہیں کہ حضور کی بیماری کے باعث ہم اس غیر معمولی رأفت اور شفقت سے تہی دامن ہیں جو آپ کی صحت و توانائی کی صورت میں ہمیں حاصل تھی اس دور ابتلاء میں سیدی قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کا وجود بہت غنیمت تھا اور ایک بڑی حد تک دلوں کو اطمینان اور تسلّی حاصل تھی کیونکہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہر دردمند کے دکھ میں شریک ہو جاتے تھے اور ہر شخص کی خوشی میں یوں حصہ لیتے تھے گویا وہ ان کی اپنی خوشی ہو۔ بلکہ بسا اوقات بیماری یا کسی اور وجہ سے افسردہ ہونے کے باوجود جماعت کے غریب اور کمزور سمجھے جانے والے افراد کی خوشی میں اس طرح شرکت فرماتے کہ گویا انھیں خود کوئی تکلیف نہیں اور کوئی افسردگی نہیں بلکہ وہ سراپا مسرت ہوتے تھے یہ ایک نادر وصف اپنی اعلےٰ شان کے ساتھ اور نمایاں رنگ میں صرف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ تعالےٰ کی ان پر لاکھوں رحمتیں ہوں) کے ذریعہ سے جماعت کو حاصل تھا۔

میں تو حیران ہوں کہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اللہ تعالےٰ نے کتنی اعلیٰ صفات سے متصف فرمایا تھا اور کتنی بلند خیالیوں کے آپ مالک تھے یوں تو انسان محدود قویٰ لے کر ہی آتا ہے اور اس کے ذرائع بھی محدود ہوتے ہیں، زندگی بھی محدود ہوتی ہے لیکن جن لوگوں کو اپنے محدود ذرائع اور وسائل کے ساتھ اپنے دل کی بے پایاں محبت کے ذریعہ دوسروں کے دل فتح کرنے کا موقعہ ملتا ہے وہ بڑے ہی خوش قسمت انسان ہوتے ہیں۔ سیّدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی طبیعت کی لطافت و نفاست بھی عجیب شان رکھتی تھی۔ آپ کو ہر وہ کام جو پوری دلجمعی سے نہ کیا جائے پسند نہ آتا تھا اور آپ خود جس کام کو کرتے تھے سارے دل اور پورے خلوص کے ساتھ کرتے تھے آپ کے خطوط آپ کے مقالات، اور آپ کی جملہ تحریریں اس نفاست کی گواہ ہیں۔ آپ ہمیشہ مضمون کی ترتیب قائم کرتے تھے عمدہ الفاظ کا انتخاب کرتے تھے اور پھر لکھتے وقت ہر مرحلہ پر اللہ تعالےٰ سے توفیق و تاثیر کے لئے دعا کرتے تھے جبھی تو ایسے مضامین اور ایسی کتابیں کیونکر نافع الناس اور مفید ثابت نہ ہوں آپ کو اللہ تعالےٰ نے جو شان اور محبوبیت بخشی تھی اس کے پیش نظر آپ کو خطوط لکھنے والے سینکڑوں ہزاروں لوگ تھے اور عام حالات میں یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ آپ جیسا معمور الاوقات انسان ان تمام خطوط اور ساری تحریروں پر توجہ دے سکے گا مگر سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا یہ کمال تھا کہ ہر خط کا جواب دیتے اور ایسا جواب دیتے جس سے تشنگی باقی نہ رہے بروقت اور جلد جواب دیتے، آج کے زمانہ میں یہ وصف بھی ایک نادر وصف ہے اور ظاہر ہے کہ یہ طریق خطوط لکھنے والوں کے لئے بڑی تسلی کا ذریعہ ہے اور اس سے دلوں میں محبت اور الفت بڑھتی ہے سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ جہاں بہت بڑی شفقت اور محبت کا مجسمہ تھے وہاں جماعتی تنظیم کی شیرازہ بندی اور اطاعت امام کے لئے بھی بہت غیرت و حمیت رکھتے تھے وہ گرنے والے کی دستگیری کرنے کے لئے اور روٹھے ہوئے انسان کو منانے کے لئے ہر گھڑی آمادہ تھے لیکن نظام جماعت سے بغاوت کرنے والا اور اسلامی احکام سے سرکشی کرنے والا ان کی نظروں میں کوئی قیمت نہ رکھتا تھا انھیں اس کا سخت صدمہ ہوتا تھا کہ کوئی شخص ہدایت پانے کے بعد گمراہی کی طرف لڑھک رہا ہو وہ اس کے بچانے کے لئے مقدور بھر جائز کوشش کرتے تھے لیکن اگر کوئی شخص اپنی غلط روی پر مصر ہو اور نظام جماعت سے وابستگی کے لئے کسی طرح آمادہ نہ ہو تو آپ کو ایسے شخص سے کوئی لگاؤ نہیں ہوتا تھا

اسلام کی اشاعت قرآن مجید کے محاسن کا بیان، اور اسلامی عقاید و تعلیمات کی برتری کا تذکرہ آپ کی روح کی غذا تھی عیسائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے مقابلہ کے لئے آپ کی طبیعت میں بڑا جوش تھا مجھے خوب یاد ہے کہ ۲۲ء کے شروع میں جب پادری عبدالحق صاحب سے مناظرہ کی شرائط طے کرنے کے لئے میں اور مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری آپ سے مل کر لاہور گئے اور میں نے آکر آپ کو اطلاع دی کہ پادری صاحب مناظرہ کے لئے تیار نہیں ہوئے اور شرائط طے نہیں ہو سکیں تو آپ نے جواب میں مجھے ایک فقرہ یہ بھی لکھا کہ میرا دل چاہتا تھا کہ اگر من سب شرائط طے ہو جائیں تو اس معاند پادری سے ضرور مباحثہ ہو جائے بعد ازاں جب پادری صاحب کو خود یا دوسروں کے کہنے سے احساس ہوا کہ ان کا موقف غلط تھا تو انھوں نے الوہیت مسیح پر تحریری مناظرہ شروع کر دیا تو سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بہت خوش ہوئے اور دعا کی اللہ تعالیٰ اسلام کو غلبہ عطا فرمائے جب دو پرچوں کے بعد پادری صاحب نے گریز کی راہ اختیار کی تو یہ امر بھی آپ کی مزید خوشی کا باعث ہوا اور آپ نے اسے احمدیت کی ایک "نمایاں فتح" قرار دیا۔ یہ تو ایک تازہ مثال ہے ورنہ گزشتہ چالیس سال کے عرصہ میں سینکڑوں مرتبہ ہمیں آپ کی غیرت ایمانی اور خدمت دین کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کا پرخلوص جذبہ نظر آتا رہا ہے جس کی مثالیں دوسرے لوگوں میں بہت کم مل سکتی ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ حضرت میاں صاحب نوراللہ مرقدہٗ کی محبت، اور شفقت تمام ان انسانوں کو بہت لمبے عرصہ تک خون کے آنسو رلاتی رہے گی! جو آپ کی شفقت و محبت سے بہرہ اندوز ہوتے رہے ہیں اور یہ اتنا وسیع حلقہ ہے جس کا احاطہ سخت دشوار ہے باتیں بہت ہیں اور ہمیں غمگین چھوڑ کر جانے والے بزرگ کی خوبیاں اور اوصاف نہایت وسیع ہیں یہ تذکرہ تو لمبے عرصہ تک ہزارہا صفحات میں ہوتا رہے گا۔ ایک شذرہ میں ان کا تذکرہ نہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی مقصود ہے مجھے سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ سے پہلے پہل اس وقت تعارف ہوا جب اپریل ۱۹۱۶ء میں گیارہ برس کی عمر میں مَیں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے اپنے گاؤں سے قادیان آیا تھا یہ واقعہ عام زندگی میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا مگر پڑھنے والے دوست اندازہ فرمائیں کہ حضرت میاں صاحبؓ کی کس قدر ذرہ نوازی تھی کہ آپ نے قریباً ایک سال پیشتر مسکراتے ہوئے مجھ سے فرمایا کہ مولوی صاحب! کیا آپ کو وہ دن بھی یاد ہے جب آپ پہلے پہل مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ مجھے وہ دن خوب یاد تھا اس لئے میں نے فوراً کہا ہاں حضرت مجھے وہ دن خوب یاد ہے آپ اس وقت افسر مدرسہ احمدیہ تھے اور کرسی پر جس جگہ آپ بیٹھے تھے مجھے وہ جگہ بھی یاد ہے اور مجھے آپ کے سامنے بنچ پر بیٹھنا بھی یاد ہے جب میں داخل ہونے کے لئے آیا تھا۔ حضرت میاں صاحب فرمانے لگے میری آنکھوں کے سامنے آج تک وہ نظارہ ہے جب آپ پہلے دن اپنے والد صاحب مرحوم اور حاجی غلام احمد صاحب آف کریام مرحوم کی معیت میں داخل ہونے کے لئے میرے پاس آئے تھے پھر آپ نے اس وقت کے واقعات اور گفتگو کا تذکرہ فرمایا۔ یہ چالیس پچاس برس کی بات ہے اور بظاہر بالکل چھوٹی بات ہے مگر جس محبت کے رنگ میں حضرت میاں صاحب کو یہ بات یاد تھی اور جس پیار کے انداز میں آپ نے اس کا تذکرہ فرمایا وہ نہایت قیمتی ہے اور آپ کے بلند اخلاق کی ایک مثال ہے اس بات کا آپ کی طبیعت پر اتنا گہرا اثر تھا کہ جامعہ احمدیہ ربوہ کی موجودہ شاندار عمارت کی افتتاحی تقریب میں بھی مجھے سامنے بیٹھے ہوئے دیکھ کر نہایت محبت بھرے پیرایہ میں اس امر کا ذکر فرمایا تھا سچ یہ ہے کہ قادیان کے مدرسہ احمدیہ کے وہ کچے کمرے جن میں حضرت میاں صاحب افسر مدرسہ ہوتے تھے اور ہم لوگ اس مدرسہ کے طالب علم آج بھی ایک نہایت پیاری یادگار اور نہایت جذبات آفریں سرمایہ زندگی ہیں

میں نے ہمیشہ محسوس کیا ہے کہ سیدی حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہٗ بات کے اندر ذہنیت [illegible]

کے جذبہ کے ابھارنے کے لئے دن رات کوشاں رہتے تھے اور تحریری و تقریری خدمت پر آپ نہایت عمدہ رنگ میں حوصلہ افزائی فرماتے تھے جس کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں مگر آج صرف اتنا ہی ذکر کر دینا مقصود ہے کہ ہمارے نہایت محسن۔ شفیق، ہمدرد اور گہری محبت کرنے والے ایک نہایت روحانی بزرگ سے ہم محروم ہو گئے ہیں۔ سلسلہ اللہ تعالیٰ کا ہے جماعت اسی کی قائم کردہ ہے سلسلہ ضرور ترقی کرے گا اور جماعت ضرور بڑھے گی پھیلے گی اور پھلے گی آسمانی نوشتوں کے مطابق اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں دین دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور غالب آئے گا۔ ہمارے محبوب آقا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وابضاعہ اس مشن کے نہایت کامیاب اور جری سپاہی تھے اور آپ نے تربیتی، تعلیمی اور تنظیمی رنگ میں جماعت کی نہایت وسیع اور بیش بہا خدمات سرانجام دی ہیں اور ہم سب کے لئے آپ کی زندگی مشعلِ راہ ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے اور آپ کی ساری اولاد پر اپنے فضلوں کی بارش برسائے اور ہم سب کو اپنی رحمتوں سے نوازے نیز دین اسلام کی ایسی شاندار خدمت بجا لانے کی توفیق بخشے جو اس کے ہاں مقبول ہو جائے اور ہم سب اس کے حضور میں حاضر ہوتے ہوئے سرخرو ہوں وہ ہم سب سے راضی ہو اور ہم اس سے راضی ہوں آمین اللّٰھم آمین۔

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

ذکرِ الٰہی اور روحانیت کی فضا میں تین دن

امسال انصار اللہ کا نواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز بکیم۔ دو تین نومبر ۱۹۶۲ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اس اجتماع میں شمولیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے سعادتِ عظمیٰ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس گوناگوں برکات کے حامل اجتماع میں شامل ہونے والوں کے لئے ذکرِ الٰہی اور پرسوز دعاؤں کے علاوہ بزرگان سلسلہ کی بیش بہا نصائح سننے کے بے شمار مواقع میسر آتے ہیں یہ تین دن جو اجتماع میں گزارے جاتے ہیں روحانیت کے لحاظ سے انسان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتے ہیں اور قلوب میں روحانیت کی نمایاں ترقی محسوس کی جاتی ہے اور انصار یہ عزم لے کر واپس جاتے ہیں کہ اجتماع سے پیدا ہونے والی تبدیلی کو برقرار رکھیں گے۔ گزشتہ سال کے اجتماع کے متعلق مکرم جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق پنجاب فرماتے ہیں:۔

"انصار اللہ کا سالانہ اجتماع خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا جس کے لئے مرکزی عہدیداران مبارک باد کے قابل ہیں۔..... مختلف درس قرآن کریم اور احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت عمدگی سے دیئے گئے۔ تقاریر بھی ماشاء اللہ خوب ہوئیں۔ ایک اچھی روحانی فضا تھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔"

دوستوں کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس اجتماع میں شامل ہو کر مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعوتِ ولیمہ

مورخہ ۸۔ اکتوبر کو مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے اپنے برادر اصغر مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب ابن حضرت حافظ عبد العزیز صاحب مرحوم کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر متعدد اصحاب کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

مکرم ریاض احمد صاحب کا نکاح گزشتہ جلسہ سالانہ پر محترمہ امۃ الکریم نصرت صاحبہ بنت مولوی عبد المنان صاحب دہلوی کے ساتھ محترم مولانا شمس صاحب نے پڑھا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا:۔ برادرم چوہدری نور احمد صاحب صدر حلقہ سول لائنز لاہور کی اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور آجکل امریکن ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں جملہ احباب و درویشان دار الامان سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ ان کے لئے دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ آمین۔

(خاکسار محمد اعظم بوتالوی عفی عنہ وحدت کالونی لاہور)

دین کی اصل غرض نیکی اور قوتِ عمل پیدا کرنا ہے

خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا پیغام

حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ پیغام دسویں تربیتی کلاس میں شرکت کرنے والے خدام کے نام ارسال فرمایا تھا۔ اب اسے مجالس خدام الاحمدیہ کے افادہ کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ خدام الاحمدیہ کے شعبہ تعلیم کی طرف سے سالانہ تربیتی کلاس عنقریب شروع ہو رہی ہے سو میرا احمدی نوجوانوں کے لئے یہ پیغام ہے کہ وہ دین کا علم سیکھیں اور پھر اس علم کو دلیری مگر حکمت اور موعظہ حسنہ کے رنگ میں اپنے عزیزوں دوستوں اور ہمسایوں تک پہنچائیں۔ دین کوئی فلسفہ نہیں بلکہ دین کی اصل غرض مومنوں میں نیکی اور قوتِ عمل پیدا کرنا ہے۔

پس خدام کو چاہیئے کہ اپنے اندر قوتِ عمل پیدا کریں اور ایمان کے معاملہ میں ایسی جرأت دکھائیں کہ کوئی چیز ان کے مقابل پر نہ ٹھہر سکے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ حکم دیا ہے کہ جب بھی اور جہاں بھی کوئی منکر بات دیکھو جو دین یا اخلاق یا محبتِ الٰہی یا اکرام رسولؐ یا آداب بزرگان کے خلاف ہو تو بڑی جرأت کے ساتھ اس کا مقابلہ کرو۔ بے شک آپ لوگوں کو لڑنے بھڑنے سے روکا گیا ہے مگر لڑنا بھڑنا اور چیز ہے لیکن جرأت کیساتھ بدی کا مقابلہ کرنا اور نیکی کو پھیلانا بالکل اور چیز ہے اور یہ بات صرف پختہ ایمان کے ذریعہ پیدا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد

۱۷

تقریبِ رخصتانہ

میری ہمشیرہ عزیزہ سعیدہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ ایم۔ اے لیکچرر جامعہ نصرت ربوہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۶۲/۱ء بعد نماز جمعہ بوقت ۳½ بجے شام میرے مکان واقعہ محلہ دار الصدر جنوبی پر عمل میں آئی جس میں گول بازار ربوہ کے بہت سے احباب کے علاوہ بعض دیگر احباب و بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی شرکت فرمائی۔ دعا مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ احمدیہ نے کرائی۔

میری ہمشیرہ کا نکاح گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر محمد سعید صاحب قریشی بی۔ اے پروپرائٹر پاکستان سائیکل اسٹور کیمبل پور کے ساتھ ہوا تھا۔

احباب کرام اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(خاکسار بشیر احمد سیالکوٹی حبیب کلاتھ ہاؤس۔ ربوہ)

ایک ضروری تحریک

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

فضل عمر ہسپتال آپ کا قومی ادارہ ہے جو بیماروں کی طبی خدمت کا کام بلا لحاظ مذہب و ملت کر رہا ہے۔ اس کی عمارت کا کچھ حصہ زیر تعمیر ہے جس کے لئے کافی رقم فوری طور پر درکار ہے۔ احباب اس کار خیر کے لئے عطایا دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ احباب کے لئے حصول ثواب کا بہت عمدہ موقعہ ہے وہ اس طرف توجہ دے کر بیماروں کی طبی خدمت میں حصہ دار بن سکتے ہیں۔

خاکسار:۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد

چیف میڈیکل افیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

شہداءِ بالاکوٹ اور انگریزوں کی آمد

مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب الکاشمیری کیمبل پور

الہامات کی تعبیر

گزشتہ دنوں خاکسار کو "سوانح احمدی" نامی کتاب دیکھنے کا اتفاق ہوا جو شہداء بالاکوٹ حضرت سیّد احمد شہید بریلوی رحم اور مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رحم اور ان کے رفقاء رحمہم اللہ کے حالات پر مشتمل ہے اور جو مولانا محمد جعفر تھانیسری صاحب نے بڑی محنت سے لکھی ہے اس کتاب میں سید موصوف کے وہ الہامات کشوف درج ہیں جن میں آپ کو فتح کی بشارتیں دی گئی تھیں مگر حسب تحریر ہفت روزہ "ایشیا" لاہور "ان کی شہادت ان کے واسطے کتنی ہی بڑی سعادت کیوں نہ ہو لیکن اسلام اور مسلمانوں کے لئے بہت بڑا خسارہ تھا۔ مسلمانوں کے اقبال کا ستارہ غروب ہو گیا" (ایشیا لاہور ۷ر جولائی ۵۹ء)

مولانا تھانیسری سید موصوف رحم کی ان فتح کی بشارتوں اور الہامات کے متعلق کتاب مذکور میں لکھتے ہیں کہ سید صاحب کو وثوق تھا کہ یہ بشارتیں ضرور میرے ہاتھ سے پوری ہوں گی اور مجھے پنجاب پر فتح حاصل ہو گی مگر آپ کو فتح حاصل نہ ہوئی پس ان الہامات کی ضرور کوئی معقول تاویل و تعبیر لینی پڑے گی کیوں کہ ان کے الہامات شکوک و شبہات سے پاک اور سچے تھے!

اس کے بعد مولانا تھانیسری موصوف واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ شہداء بالاکوٹ کا مقصد انگریزوں کے ہندوستان پر قابض ہونے سے پورا ہو گیا۔ کیونکہ سکھوں کا مسلمانوں پر جبر و ستم اور تسلط انگریزوں نے ہی ختم کر دیا اور ہندوستان پر ایک عادل اور مذہبی آزادی دینے والی حکومت قائم ہو گئی اور انگریزوں کے ہاتھ پر پنجاب کا فتح ہونا مسلمانوں کے اپنے ہاتھ پر فتح ہونا ہے اور یہی سید صاحب کے "الہامات فتح پنجاب" کی صحیح تاویل ہو گی جو واقعات کے مطابق ظہور میں آئی۔ مولانا تھانیسری کے اصل الفاظ درج ذیل ہیں۔

"اکثر موقعوں کی تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ وعدہ فتح پنجاب کا آپ کو (سید صاحب ناقل) ایسا وثوق تھا آپ اس کو سراسر صادق اور ہونہار سمجھ کر برملا فرماتے اور اکثر مکتوبات میں لکھا کرتے تھے کہ اس الہام میں وسوسۂ شیطانی اور شائبہ نفسانی کو ذرا بھی دخل نہیں ہے ملک پنجاب بضرور میرے ہاتھ پر فتح ہو گا اور اس فتح سے پہلے مجھ کو موت نہیں ہو گی لیکن معاملہ بالاکوٹ خواہ شہادت ہو خواہ غیبوبت بظاہر سراسر اس یقینی الہام کے خلاف ہوا اب اس کا جواب یہی ہے کہ از روئے اصول شریعت محمدی کے الہام ایک ظنی چیز ہے اور اس کی تاویلوں وغیرہ میں سو طرح کی غلطیوں کا گمان ہوتا ہے تو ضرور ہوا کہ اہل وقوعہ کے پندرہ برس کے بعد سلطنت پنجاب متعصب اور ظالم سکھوں کے ہاتھ سے نکل کر ایک ایسی عادل اور آزاد لامذہب قوم کے ہاتھ میں آ گئی کہ جس کو ہم مسلمان اپنے ہاتھ پر فتح ہونا تصور کر سکتے ہیں اور غالباً سید صاحب رح کے الہام کی صحیح تاویل یہی ہو گی جو ظہور میں آئی"

(سوانح احمدی از جعفر تھانیسری ص ۱۳۸)

مولانا جعفر تھانیسری آگے چل کر لکھتے ہیں

"اس سوانح اور نیز مکتوبات منسلکہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سید صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کا کوئی ہرگز ارادہ نہیں تھا وہ اس آزاد عملداری کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے" (ایضاً ص ۱۳۹)

ان حوالوں سے واضح ہے کہ مولانا جعفر تھانیسری کے نزدیک شہداء بالاکوٹ کا مقصد پنجاب پر برطانوی حکومت قائم ہونے سے پورا ہو گیا کیونکہ پنجاب سے سکھوں کا تسلط اٹھ گیا اور مسلمانوں کو حسب سابق نماز۔ اذان اور قربانی وغیرہ فرائض مذہبی نیز مذہبی تبلیغ و اشاعت اسلام کی کھلی آزادی حاصل ہو گئی اور یہی سید احمد شہید بریلوی اور مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رحمہم اللہ کا مقصد تھا۔

جہاد بالاکوٹ کی ناکامی کا راز۔

اس تعبیر و تاویل کے باوجود ذہن میں یہ خلش باقی رہتی ہے کہ گو شہداء بالاکوٹ کا مقصد انگریزوں کے پنجاب پر تسلط اور سکھوں کے ذریعہ سے پورا ہو گیا، مگر وہ جہاد میں کیوں ناکام ہوئے گو اس کے ظاہری اسباب بھی ہوں مگر ظاہر میں کچھ نہیں ہو سکتا جب تک آسمان کی تقدیر نہ ہو پس ضرور ہے کہ اس جہاد کی ناکامی میں خدائی مشیت کام کر رہی تھی اور جو کچھ ظاہر میں ہوا خدائی قضا و قدر کے فیصلوں کے مطابق اور اس کی حکمتوں کے تحت ہوا قضاء و قدر کا یہ فیصلہ کیوں تھا! اور یہ الٰہی حکمت کیا تھی؟ اس پر سوائے خدا کے مامور کے کوئی اور روشنی ڈال سکتا ہے؟ ہرگز نہیں خدا کا مامور ہی اس پر شرح صدر کے ساتھ روشنی ڈال سکتا ہے خدا کے جس مامور نے اس سربستہ راز پر روشنی ڈالی ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام ہیں۔ جس سے دل تسلی پاتے ہیں اور معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ جہاد جو ہندوستان کے سابق جہادوں سے زیادہ خالص جہاد فی سبیل اللہ تھا، کیوں ناکامی پر منتج ہوا؟ وہ خدا سچوں کا حامی و ناصر خدا جس نے غزوۂ بدر میں مٹھی بھر مسلمانوں کو کفار کے ایک کثیر لشکر پر نصرت و فتح عطا فرمائی تھی کیا وہ بالاکوٹ میں ان مجاہدین کو سکھوں پر فتح و نصرت عطا نہ کر سکتا تھا؟ کر سکتا تھا۔ پھر کیوں فتح عطا نہ کی؟ اس کا جواب حضرت مسیح موعود و مہدی معہود سے سنیئے آپ کی مجلس میں ایک دفعہ حضرت سید احمد شہید رح اور مولوی محمد اسمٰعیل شہید رح کا ذکر درمیان میں آیا تو فرمایا۔

"ان لوگوں کی نیتیں نیک تھیں وہ چاہتے تھے کہ ملک میں نماز اور اذان اور قربانی کی رکاوٹ جو سکھوں نے کر رکھی تھی دور ہو جائے خدا نے ان کی دعا کو قبول کیا اور اس کی قبولیت کو سکھوں کے ذریعہ اور انگریزوں کو اس ملک میں لانے سے کیا ان کی دانائی تھی کہ انگریزوں کے ساتھ لڑائی نہیں کی بلکہ سکھوں کو اس قابل سمجھا کہ ان کے ساتھ جہاد کیا جائے مگر چونکہ وہ زمانہ قریب تھا کہ مہدی موعود کے آنے سے زلزلوں کا جہاد بالکل بند ہو جائے اس واسطے جہاد میں ان کو کامیابی نہ ہوئی ہاں بسبب نیک ہونے کے ان کی خواہش اذانوں اور نمازوں کے متعلق اس طرح پوری ہو گئی کہ اس ملک میں انگریز آ گئے۔" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳)

شہداء بالاکوٹ کے مشن کی تکمیل از امام مہدی

مسیح موعود اور مہدی معہود کے بارے میں چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پہلے سے فرما چکے تھے یَضَعُ الْحَرْبَ (بخاری) یعنی وہ لڑائی کو ملتوی کر دے گا اور وہ زمانہ بالکل قریب تھا۔ جب کہ مذہبی جنگوں کا التواء عمل میں آنا تھا اس لئے اللہ تعالے نے اس جہاد کو ناکام کرکے گویا یہ دکھایا کہ اب جہاد بالسیف کا زمانہ نہیں رہا، چنانچہ ادھر سید موصوف ۱۲۴۶ ہجری میں شہید ہو جاتے ہیں اور صرف چار سال کے بعد ہی ۱۲۵۰ ہجری میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود پیدا ہوتے ہیں مامور ہونے کے بعد آپ نے حسب پیشگوئی احادیث نبوی مذہبی جنگوں کا التواء فرما دیا۔ یہ یاد رہے کہ آپ کو جہاد کو منسوخ نہیں فرمایا جیسا مخالف لوگ سمجھتے ہیں بلکہ صرف شرائط جہاد نہ ہونے کی وجہ سے جہاد کو معلق و موخر کر دیا کیونکہ زمانہ تبلیغی اور قلمی جہاد کا تھا اور یہی تبلیغی اور قلمی جہاد آپ نے کیا جس سے کہ سید احمد شہید اور مولوی محمد اسمٰعیل شہید رحمہم اللہ کا مشن پورا ہو رہا ہے چنانچہ لوگ تبلیغی اور قلمی جہاد کے نتیجہ میں دل سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرتے جا رہے ہیں۔ اس طرح آپ کے اور آپ کی جماعت کے ذریعہ شہداء بالاکوٹ کی وہ ناکامی جو تحریک احیاء اسلام میں انہیں ہوئی دفع ہوتی چلی جا رہی ہے اور وہ وقت عنقریب آنے والا ہے جبکہ شہداء بالاکوٹ کی ناکامی مکمل طور پر مبدل بہ فتح ہونے والی ہے اس سلسلہ میں ایک اور مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہند میں دو واقعہ ہوئے ہیں ایک سید احمد صاحب کا اور دوسرا ہمارا ان کا کام لڑائی کرنا تھا۔ انہوں نے شروع کر دی مگر اس کا اتمام ہمارے ہاتھوں مقدر تھا جو کہ اب اس زمانہ میں بذریعہ قلم ہو رہا ہے اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کے وقت جو مراد تھی وہ چھ سو برس بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں رفع ہوئی خدا تعالے بھی فرماتا ہے کہ وہ کامیابی اب ہوئی ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۹۲)

ان سطور سے واضح ہو جاتا ہے کہ جو مشن تیرھویں صدی کے مجدد سید احمد بریلوی نے شروع کیا تھا اس کی تکمیل چودھویں صدی کے مجدد و مسیح غلام احمد قادیانی کے ذریعہ ہو رہی ہے وہ بھی احمد تھے یہ بھی احمد ہیں۔ ایک نے احیاء اسلام کا کام شروع کیا اور دوسرے کے ذریعے اس کی تکمیل ہو رہی ہے گویا حضرت سید احمد بریلوی مجدد حضرت غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے لئے "ارہاص" تھے جس طرح حضرت یحیٰی علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے "ارہاص" تھے۔ یہ عجیب مماثلت ظہور میں آئی کہ موسوی سلسلہ کے مسیح موعود کے "ارہاص" حضرت یحیٰی بھی شہید ہوئے تھے اور محمدی سلسلہ کے مسیح موعود کے ارہاص حضرت سید احمد بھی شہید ہوئے۔ حضرت یحیٰی کا نام پیشگوئیوں میں ایلیا یا الیاس آیا تھا اسی طرح اسلامی لٹریچر میں بھی حضرت مسیح سے قبل ایلیا کے آنے کی پیشگوئی تھی اور وہ ایلیا سید احمد بریلوی تھے گویا جس طرح متعدد مسیحوں کی پیشگوئی تھی۔ اسی طرح متعدد ایلیاسین کی پیشگوئی تھی۔ اس سلسلہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک نوٹ درج کرنا مناسب ہو گا جو آپ نے تفسیر صغیر میں سلام علی الیاسین (صافات) پر تحریر فرمایا ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

"الیاس کی جمع الیاسین بھی ہوتی ہے اور یہودی اور اسلامی لٹریچر سے معلوم ہوتا ہے کہ ایلیا تین ہیں ایک ایلیاس جو حضرت موسےٰ سے پہلے گزرے تھے اور ایک یحیٰی جن کا نام پیشگوئی میں ایلیاس آیا تھا اور حضرت مسیح نے بھی ان کو ایلیاس قرار دیا ہے اور ایک آخری زمانہ میں آنے والا ایلیا تھا جو مسیح موعود سے پہلے اسی طرح ظاہر ہونا تھا۔ جس طرح مسیح ناصری کے لئے یحیٰی آئے تھے۔ یہ ایلیاس حضرت سید احمد بریلوی رح تھے جن کی قبر اس وقت بالاکوٹ ضلع ہزارہ میں ہے" (تفسیر صغیر حاشیہ صفحہ ۹۲۶)

ان تصریحات سے واضح ہو جاتا ہے کہ سید احمد شہید بریلوی رح کے الہامات و بشارات کی تعبیر اور ان کے مقصد کی تکمیل صحیح معنوں میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام اور ان کی جماعت کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ عنقریب آپ کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں دوبارہ غلبہ حاصل ہونے والا ہے جیسا کہ مقدر ہے تو شہداء بالاکوٹ اور ان سے پہلے کی تمام ناکامیاں رفع ہوں گی اور ساری دنیا میں آیت لیظہرہ علی الدین کلہ الخ کے مطابق اسلام اور خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہو گا آمین یا رب العٰلمین۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیر اہتمام

فضل عمر پبلک لائبریری کا اجراء

جذبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے۔ اسی جذبہ کے پیش نظر خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کو اس امر کی توفیق بخشی کہ وہ فضل عمر چیریٹیبل ڈسپنسری کے ملحق ایک فضل عمر پبلک لائبریری کا قیام عمل میں لا سکے۔ ہندوپاکستان کے شہرہ آفاق نقاد اور نامور ادیب علامہ نیاز فتحپوری مدیر اعلیٰ نگار پاکستان نے مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۶۳ء بروز جمعہ چھ بجے شام اس لائبریری کا افتتاح فرمایا۔

کارروائی سادہ اور پُر وقار ماحول میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کے بعد عبدالشکور صاحب اسلم ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے جناب نیاز صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا اور حضرت سلطان القلم مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت سلطان البیان خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اقتباسات کی روشنی میں خدام الاحمدیہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ نیز مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی خدمات پر مختصراً روشنی ڈالی گئی۔

ازاں بعد جناب نیاز صاحب نے موثر اور دلنشین انداز میں سپاسنامے کا جواب دیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ان گرانقدر خدمات کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا جو آپ نے اسلام کے دفاع میں سرانجام دیں اور ایک ایسی فعال جماعت پیدا کی جو آج بھی خدمت اسلام میں ہمہ تن مشغول ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کی ان خدمات کے علاوہ آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے خدمت خلق کے کاموں کی بہت تعریف کی۔ آپ کی تقریر کا خلاصہ الفضل میں پہلے شائع ہو چکا ہے بعدہٗ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے معزز مہمان اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور خدام الاحمدیہ کو بڑھ چڑھ کر مزید کام کرنے کی تلقین کی

اس کے بعد جناب نیاز صاحب احباب جماعت کے ہمراہ لائبریری میں تشریف لے گئے جہاں آپ نے لائبریری کی ممبر شپ کا پہلا کارڈ پُر کیا۔ آپ کے بعد مکرم امیر صاحب قائد صاحب خدام الاحمدیہ اور دیگر احباب جماعت نے رکنیت قبول کی اس طرح لائبریری کے کام کا حوصلہ افزا آغاز ہوا۔

اس لائبریری میں دو ہزار سے زائد کتب موجود ہیں۔ جن میں مذہبی کتب کے علاوہ ادبی تاریخی معاشی سائنسی اور فنی کتب بھی شامل ہیں نیز اس لائبریری کے ساتھ دارالمطالعہ بھی قائم ہے جس میں سلسلہ کے اخبارات و رسائل کے علاوہ دیگر اخبارات و ادبی رسائل بھی موجود رہتے ہیں۔

چونکہ یہ لائبریری فضل عمر چیریٹیبل ڈسپنسری کے ملحق ہے اور اس کا محل وقوع بہت موزوں ہے اس لئے اس کے مفید نتائج پیدا ہونے کے روشن امکانات ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ لائبریری کے قیام کو نافع للناس بنائے۔ آمین۔

(ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں اور گورنمنٹ نارمل سکول کا والی بال میچ

کل مورخہ ۳ ۔ ۱۰ ۔ ۶۳ تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں اور گورنمنٹ نارمل سکول لیسر کا ایک شاندار والی بال میچ منعقد ہوا۔ جس پر خدا تعالیٰ کے فضل سے گھٹیالیاں کالج کی ٹیم جیت گئی۔

ڈی۔ آئی ہائی سیکنڈری سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

تصحیح

الفضل مجریہ ۹ اکتوبر کے صفحہ ۳ پر زیر عنوان "ایک المناک وفات" جو نوٹ خاکسار کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس میں مرحومہ بچی کا نام سہو کتابت سے روبینہ بیگم لکھا گیا ہے جو غلط ہے۔ مرحومہ کا درست نام رشیدہ بیگم ہے۔

(خاکسار: قاضی عبدالرحمن)

ناصرات الاحمدیہ کیلئے ایک نیک مثال

محترمہ ممتاز قریشی صاحبہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ سیالکوٹ شہر تحریر فرماتی ہیں:۔

"جب سے آپ نے مسجد زیورک کی طرف توجہ دلائی تھی۔ میں نے اس وقت سے مسجد کے چندہ کی اپیل ممبرات (ناصرات الاحمدیہ) سے کی ہوئی تھی ...... ۳۰۰/۰۰ روپے کی رقم بھجوا رہی ہوں تاکہ ناصرات الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کا نام کندہ ہو سکے۔ چندہ کی فراہمی عرصہ چھ ماہ میں پوری ہو سکی ہے۔ بچوں کے والدین کفیل ہوتے ہیں۔ اپنی جیب میں سے انہوں نے دئے ہیں۔ بلکہ چند اپنے سکول کی وظیفہ خوار لڑکیوں نے ۲۵/- اور ۱۰/- کی رقم دی ہے۔"

قارئین کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ بچیوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے والدین کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتے ہوئے ان کے وجودوں کو اسلام اور احمدیت کے لئے مفید ترین وجود بنائے۔ آمین

دیگر لجنات اور ناصرات بھی اس نیک نمونہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کی سٹوڈنٹس یونین کا اجلاس

مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۳ء سٹوڈنٹس یونین کے زیر اہتمام ایک اجلاس پریذیڈنٹ یونین مکرم نذیر احمد صاحب خادم کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں ۱۵ طلباء نے اپنے مضامین اور تقاریر سنائیں۔ اس میں خصوصیت یہ تھی کہ پروفیسر صاحبان نے اپنے مضامین یعنی انگریزی، عربی، فارسی، اردو بلکہ پنجابی میں بھی فی البدیہہ تقاریر کیں محترم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے بھی اس اجلاس میں شرکت کی۔

(داؤد احمد سیکرٹری یونین)

اجتماع اطفال الاحمدیہ

۲۵-۲۶-۲۷ اکتوبر (جمعہ ہفتہ۔ اتوار) کو ہو رہا ہے۔ جس میں علمی۔ ذہنی اور ورزشی مقابلوں کے علاوہ تربیت کے لئے کئی اور پروگرام بھی شامل ہیں۔ سب جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ ۷ سال سے ۱۵ سال تک کے بچوں کو اس اجتماع میں شمولیت کے لئے تیار کریں۔

بالخصوص جہاں ابھی تک مجلس اطفال الاحمدیہ قائم نہیں ہوتی وہاں کے بچوں کو ضرور بھجوایا جائے۔ تا وہ یہاں تربیت حاصل کرکے اپنے مقام پر مجلس قائم کر سکیں اور جماعت کے مستقبل کو روشن بنا سکیں

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

سوانح درویشان قادیان

الفرقان میں درویشان قادیان کے حالات شائع ہوئے ہیں۔ شکر اللہ سعیہ میں نے ۴۸ - ۱۹۴۷ء میں مفصل سوانح قلمبند کئے تھے اور بہت سی تصاویر جمع کی تھیں۔ الفرقان کی وجہ سے میں اس کام سے رکا رہا۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ایسا میں یہ مفصل سوانح مع تصاویر درویشان شائع کروں کہ جو درویش ہندوستان سے باہر جا چکے ہیں اور اپنے آبائی وطنوں میں بھی ان کا قیام نہیں۔ مہربانی کرکے اپنے موجودہ پتہ جات سے مطلع فرمائے تا ان سے خط و کتابت کی جا سکے۔

(ملک صلاح الدین مؤلف اصحاب احمد - قادیان)

درخواستہائے دُعا

۱۔ برادرم ملک عبدالرحمن صاحب مرحوم کے پوتے عزیزم نعیم اللہ ابن ملک حمید اللہ صاحب ربوہ بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہے۔ اس کی مکمل شفایابی کے لئے سب بہن بھائیوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (محمد شفیع نشتری ربوہ)

۲۔ میری بہو عزیزہ بشریٰ مجید لندن میں عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے اور ہسپتال لندن میں داخل ہوئی ہوئی ہے اسکی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں نیز میرا لڑکا عزیز محمد داؤد احمد اور اسکی بیوی بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ (ملک اللہ رکھا ... بازار ...)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• راولپنڈی ۱۱ر اکتوبر۔ ماسکو اور کراچی کے درمیان روسی طیاروں کی باقاعدہ پروازیں اگلے سال کے دوسرے ہفتہ سے شروع ہو جائیں گی۔ یہ انکشاف کل یہاں روسی فضائی وفد کے سربراہ جنرل لوگینوف نے ایک خصوصی انٹرویو میں کیا۔ جنرل لوگینوف نے کل صبح ایوان صدر میں صدر ایوب سے ملاقات کی۔ جس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ بات چیت نہایت دوستانہ ہوئی۔ صدر نے روسی وفد کے بارے میں انتہائی گرمجوشی کا اظہار کیا۔ جنرل لوگینوف نے بتایا کہ صدر ایوب اور ہمارے درمیان دوستانہ جذبات اور ایک دوسرے کے رویے کا کھل کر اظہار خیال ہوا۔ صدر ایوب نے ان سے قیام پاکستان کے بارے میں دریافت کیا۔ جنرل لوگینوف نے بتایا کہ پاکستان میں ان کا ہر جگہ گرمجوشی سے خیر مقدم کیا گیا۔ جنرل لوگینوف نے کہا کہ ہم پاکستان کے فضائی وفد کی ماسکو آمد کے منتظر ہیں۔ یاد رہے کہ پاکستان اور روس کے درمیان جو فضائی سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس کے تحت پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز کا ایک فنی وفد روس جائے گا۔ ماسکو سے لندن تک پی آئی اے کے مینیجنگ ڈائرکٹر ڈاکٹر نور خاں ان دنوں لندن میں ہیں معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور پاکستان کی حکومتوں کے درمیان سمجھوتہ ہونے کے بعد پی آئی اے کی کراچی ماسکو لندن سروس اگلے سال مئی میں شروع ہو سکے گی۔

• کراچی ۱۱ر اکتوبر۔ سیاسی مبصروں نے بھارتی پارلیمان کے پچاس ارکان کے اس بیان کا خیر مقدم کیا ہے جس میں انہوں نے شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کو فوری طور پر رہا کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مبصرین نے کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کے لئے شیخ عبداللہ کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کیا ہے۔ اور ان کی رہائی سے جنگ آزادی میں نئی روح پڑ جائیگی اور کشمیری عوام کے حوصلے بلند ہو جائیں گے۔

• پیرس ۱۱ر اکتوبر۔ ایک با اختیار ذریعہ کا کہنا ہے کہ فرانس نے ایٹم بموں کا ذخیرہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ مگر اس کے پاس ابھی ان بموں کی ترسیل کے ذرائع نہیں ہیں۔ فرانس کے ایٹم بم بنانے والے شعبہ کے ایک ترجمان کا کہنا ہے کہ بم گرانے والے طیاروں کی تیاری ابھی ابتدائی مراحل میں ہے

• الجزیرہ ۱۱ر اکتوبر۔ الجزائر کی قومی اسمبلی کے نائب صدر اور قومی محاذ آزادی کے سیاسی بیورو کے رکن جناب حسن بن آئی ٹی قومی اسمبلی کا صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔ حسن بن اعلیٰ پارلیمنٹ کے واحد امیدوار تھے۔ انہیں ۱۹۱ میں سے ۱۳۹ ووٹ ملے۔

• کراچی ۱۱ر اکتوبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے صوبے میں پنجاب کے استعمال کے لئے ایک جامع منصوبہ تیار کیا ہے۔ یہ منصوبہ عالمی ادارہ صحت کے تعاون سے تیار کیا گیا ہے۔

• لاہور ۱۱ر اکتوبر۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ ریلوے نے سات مزید ڈیزل الیکٹرک انجن خریدے ہیں۔ جن میں سے ہر انجن بارہ سو ہارس پاور کا ہے۔ اس طرح اب پاکستان ویسٹرن ریلوے کے پاس ۲۵۹ انجن ہو گئے ہیں۔ دو دو ہزار ہارس پاور کے ۱۰ انجن ایک ہفتے میں ریلوے کو مل جائیں گے۔

• کراچی ۱۱ر اکتوبر۔ انقلاب یمن کی سالگرہ کے موقعہ پر صدر ایوب نے یمن کے صدر عبداللہ سلال کو جو پیغام بھیجا تھا۔ صدر سلال نے اس کا شکریہ ادا کیا ہے۔

• کراچی ۱۱ر اکتوبر۔ سیاسی مبصروں کا کہنا ہے کہ بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو کو اپنے وعدے ٹالنے کے لئے ایک اور بہانہ مل گیا۔ مبصر پنڈت نہرو کے اس بیان پر تبصرہ کر رہے تھے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ چین کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کے پیش نظر تنازعہ کشمیر پر مصالحت کرانے کی تجویز قبول نہیں کی جا سکتی۔ مبصروں نے کہا کہ پنڈت نہرو تنازعہ کشمیر کے بارے میں ہر وقت بہانے تلاش کرتے رہتے ہیں۔

• پشاور ۱۱ر اکتوبر۔ افغان حکومت نے پاکستانی مال پر درآمدی محصول دوگنا کر دیا ہے۔ بعض اشیاء کا درآمدی محصول ان کی اصل قیمت سے دوگنا زیادہ ہو گیا ہے۔ پاکستانی مال پر درآمدی محصول میں اضافے سے افغانستان کے ساتھ پاکستان کی تجارت کو نقصان پہنچا ہے۔ اور دونوں ملکوں میں تجارتی تعلقات کی بحالی کے باوجود تجارت معمول پر نہیں آئی۔

ڈھاکہ ۱۱ر اکتوبر۔ تازہ موصولہ اطلاعات کے مطابق آسام اور تری پورہ سے ۱۰۳ مزید بھارتی مسلمان ۱۵ر اکتوبر کو ختم ہونے والے ہفتے میں مشرقی پاکستان پہنچے ہیں۔ اس طرح اب تک ضلعی حکام کے پاس بھارت سے جبری نکالے جانے والے ۲۵۸۸۳ تری پورہ کے مسلمان اور ۱۳۶۹۳ آسام کے مسلمان اپنے نام درج کرا چکے ہیں۔ اس میں ان مسلمانوں کی تعداد شامل نہیں ہے۔ جو سرحد پار ایسے مقام سے پاکستان میں داخل ہوتے ہیں۔ جو ضلع کے صدر مقامات سے بہت دور ہیں۔ اس لئے وہ صوبوں کے اندرونی علاقوں میں پھیل گئے۔ اور عملی مشکلات کی وجہ سے حکام تک پہنچ نہ سکنے کے باعث اپنے نام درج نہیں کرا سکے۔ ایسے مسلمانوں کی تعداد خاصی زیادہ ہے۔

• کراچی ۱۱ر اکتوبر۔ پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر آئی۔ ایچ۔ عثمانی ویانا بین الاقوامی ایٹمی توانائی کمیشن کے بورڈ آف گورنرز کے اجلاس میں شرکت کے بعد کراچی واپس پہنچ گئے۔ وہ ۱۷ ستمبر کو ویانا روانہ ہوئے تھے۔

• مارسیلز ۱۱ر امریکہ کا ایک طیارہ گلوب ماسٹر میرگنینی کے ہوائی اڈہ کے قریب جل کر تباہ ہو گیا۔ پرواز کے دوران اسے آگ لگ گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ چھ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ جن میں سے تین کی نعشیں نکال لی گئی ہیں۔

• واشنگٹن۔ صدر کینیڈی نے روس کو ۴۰ لاکھ ٹن امریکی گندم فروخت کرنے کی منظوری دے دی۔ انہوں نے آج ایک پریس کانفرنس میں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ گندم امریکہ کے پرائیویٹ تاجر فروخت کریں گے۔ جو روس سے سونے اور ڈالر کی شکل میں قیمت وصول کریں گے۔ قیمت نقد وصول کی جا سکتی ہے۔ اگر تاجر مناسب سمجھیں . . . . . تو بعض شرائط پر سمجھوتہ بھی کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مشرقی یورپ کے کمیونسٹ ممالک بھی امریکی گندم حاصل کر سکتے ہیں۔ امریکی تاجروں کو حکومت اپنے سٹاک سے گندم فراہم کرے گی۔ صدر نے بتایا کہ ۴۰ لاکھ ٹن گندم ۲۵ کروڑ ڈالر میں فروخت کی جائے گی۔

• واشنگٹن۔ جمہوری کوریا کے جلاوطن لیڈر میجر جنرل کیمی چونگ کوریا کے آئندہ صدر کے انتخاب کی بجائے اس کے اقتصادی اور سیاسی مسائل کو حل کرنا ضروری ہے۔

• الجزیرہ۔ چین نے الجزائر کو ۱۸ لاکھ ساٹھ ہزار اسٹرلنگ کا طویل المیعاد قرضہ دینے کی پیشکش کی ہے۔ آج دونوں حکومتوں کے ایک مشترکہ اعلان میں بتایا گیا کہ چین کے سفیر مقیم ۲

۲ الجزیرہ اور الجزائر کے وزیر خارجہ کے درمیان گزشتہ روز بات چیت ہوئی۔ جس میں چین نے یہ پیشکش کی ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ ماہ روس نے بھی ۲ لاکھ پونڈ سٹرلنگ طویل المیعاد قرضہ دیا۔

انصار اللہ اور بجٹ کا تازہ جائزہ

جملہ مجالس کے تازہ بجٹ کا جائزہ لے کر ان کی موجودہ مالی پوزیشن سے بذریعہ خطوط ان کو اطلاع کی جا رہی ہے۔ تا بقایا جات کی فراہمی کی طرف غیر معمولی توجہ دی جائے۔ اور آنے والے سالانہ اجتماع کے بابرکت ایام میں کسی ایک مجلس کا بھی سست اور پیچھے رہنے والی مجالس میں شمار ہونے کا احتمال نہ رہے۔ جزاکم اللہ

(قائمقام قائد مال)

حضرت اقدس کی صحت کے لئے صدقہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کے لئے جماعت احمدیہ کھاریاں نے دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے۔ اور اجتماعی دعا بھی کی گئی۔ — عبدالمالک شاہد مربی کھاریاں ضلع گجرات

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کی تشریف آوری

(بقیہ صفحہ اول)

محترم ہیڈ ماسٹر صاحب کی رپورٹ

جناب سلیمانی صاحب ساڑھے گیارہ بجے مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ڈپٹی ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز اور مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب قائمقام ڈویژنل انسپکٹر کی معیت میں تعلیم الاسلام ہائی سکول دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ تشریف لانے کے کچھ دیر بعد آپ ہیڈ ماسٹر صاحب کی معیت میں سکول کے نوتعمیر شدہ "بشیر ہال" میں تشریف لے گئے۔ جہاں آپ کی صدارت میں ایک مختصر سا جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے تفصیل کے ساتھ سکول کی خصوصیات پر روشنی ڈالی۔ نیز دینی تعلیم، اسلامی شعار کے احترام، طلبہ کی فطری صلاحیتوں اور خداداد استعدادوں کی بالیدگی اور بھرپور نشوونما کے متعلق سکول کے جامع پروگرام کی وضاحت کی نیز اس پروگرام کے نتیجے میں تعلیمی نتائج علمی و ادبی سرگرمیوں اور کھیل کے میدان میں سکول کی حاصل کردہ کامیابیوں کا تذکرہ بھی کیا۔ — آخر میں آپ نے سکول کی مشکلات اور محدود وسائل کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ۱۹۵۳ء میں جو عمارت تعمیر کی گئی تھی وہ "سنگل سیکشن سکول" کی ضروریات کے پیش نظر تھی۔ اب جبکہ اس سکول کی ہر جماعت کے تین سیکشن ہیں اور طلبہ کی تعداد ۷۵۰ سے متجاوز ہو چکی ہے۔ . . . . سکول کی ضروریات تین گنا بڑھ گئی ہیں۔ توسیع عمارت کی اشد ضرورت ہے تاکہ اس پسماندہ علاقہ میں تعلیم و تربیت کا یہ مرکز مضبوط بنیادوں پر استوار ہو کر ملک و ملت کی خدمت بجا لاتا رہے —"

ہیڈ ماسٹر صاحب کی رپورٹ کے بعد مرزا فرید احمد متعلم جماعت دہم نے "استحکام پاکستان" کے موضوع پر پُرجوش انداز سے برجستہ تقریر کی۔

اسسٹنٹ ڈائریکٹر صاحب کا خطاب

اس تقریر کے بعد جناب سلیمانی صاحب نے ہیڈ ماسٹر صاحب کی درخواست پر اساتذہ اور طلبہ سے خطاب فرمایا۔ جس کا ملخص درج ذیل ہے۔ آپ نے فرمایا:-

"آپ کے شگفتہ چہروں کو دیکھ کر مجھے اطمینان ہوا ہے اور خاص طور پر جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کی رپورٹ سے متاثر ہوا ہوں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس درسگاہ نے جہاں مروجہ علوم کی تدریس کا انتظام کیا ہوا ہے وہاں دینیات کو بھی ایک ضروری مضمون قرار دیا گیا ہے۔ اس مادہ پرستی کے دور میں لوگ وحی الٰہی کو بھول چکے ہیں۔ اس دور میں عقل کتنی ہی ترقی کیوں نہ کر جائے اور کتنی ہی سلیم کیوں نہ ہو جائے۔ میرا ایمان ہے کہ جب تک اسے وحی الٰہی کی راہنمائی حاصل نہ ہو وہ حقیقی فلاح اور سکون سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔ مقام مسرت ہے کہ کلام الٰہی کی تدریس کا آپ کے ہاں خاطر خواہ انتظام موجود ہے۔ آپ کو وہ نور ہدایت حاصل ہے۔ جس سے دوسرے سکول محروم ہیں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے جن امور کا ذکر کیا ہے میرا جی چاہتا ہے کہ ان پر شرح و بسط سے گفتگو کروں۔ مگر وقت محدود ہے۔ صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں اگر کسی ادارہ میں ایسا تعلیمی ماحول قائم کر دیا جائے۔ جس میں طلبہ کے لئے صحیح طور پر تعلیم حاصل کرنا ممکن ہو — تو اس سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں مدارس تو بہت ہیں۔ مگر وسائل اور ذرائع سے محرومی یا دیگر مسائل کی وجہ سے ان میں ایسا ماحول موجود نہیں۔ مگر آپ کے ہاں جو لوگ خاص مشن اور ایک خاص مقصد کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ایسا ماحول خاص اہمیت رکھتا ہے اور یہ امر باعث مسرت ہے کہ اس ماحول کی تخلیق کی پوری پوری کوشش کی گئی ہے۔ اور یہاں طلبہ کی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو ابھارنے کی سعی کی جاتی ہے اور کرد تعلیم کے علاوہ کھیل کے میدان اور دیگر سرگرمیوں کے مواقع سے فائدہ اٹھا کر ان کے کردار اور سیرت کو بہتر بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن کہنا زیادہ مناسب ہے کہ روح اور جسم کے درمیان جو تعلق ہے اسے بہتر بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ میں ہیڈ ماسٹر صاحب اور ان کے انتھک رفقاء کو جو سکول کی خدمت کو زندگی کا مشن سمجھتے ہیں اور جوش و خروش اور سرگرمی سے جدوجہد میں مصروف ہیں مبارکباد دیتا ہوں۔"

جناب سلیمانی صاحب نے توسیع عمارت کے سلسلے میں سکول کے تعمیری پروگرام پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت اس سلسلے میں امداد دے گی۔

(نامہ نگار) —

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

درخواست دُعا

محترمہ والدہ صاحبہ مرزا لطف الرحمٰن صاحب واقف زندگی عرصہ سے بیمار ہیں۔ آجکل وہ کیمبل پور میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کا افتتاحی اجلاس (بقیہ صفحہ اول)

کشتی کو کنارے لگاتے ہیں جو بے لوث ہو کر میدان عمل میں آتے ہیں — آپ کا جذبہ قابل قدر ہے، جب میں اپنے نوجوانوں میں خدمت کے ایسے سلجھے ہوئے جذبات دیکھتا ہوں تو میرا دل خوشی سے بھر جاتا ہے اور میں کہتا ہوں کہ کاش ہمارے سب نوجوان اس جذبہ سے معمور ہو جائیں!" — اردو کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ "اردو ہماری قومی زبان ہے لیکن افسوس ہے کہ ہم اس کی طرف کماحقہ توجہ نہیں دیتے! میں نوجوانوں سے یہی کہتا ہوں کہ وہ آگے آئیں اور اس کام کو سنبھالیں۔ اپنی قومی زبان کی ترویج و ترقی میں کوشاں ہوں تاکہ ہماری زبان جلد از جلد اپنا صحیح مقام حاصل کر سکے"! آپ نے یہ انکشاف بھی فرمایا کہ زرعی یونیورسٹی میں اردو کا ایک شعبہ قائم کیا ہے جس کا کام زرعی اصطلاحات کو اردو میں منتقل کرنا ہے اور یہ کام بڑی سرعت سے ہو رہا ہے آپ نے توقع ظاہر کی کہ اگر ہم قومی زبان کے بارہ میں زیادہ ذمہ داری سے کام لیں تو یہ امر چنداں مشکل نہیں — آپ نے طلبا کو تلقین کی کہ وہ اردو کے دامن کو سائنسی مضامین سے بھر دینے کے لئے ابھی سے کوشش کریں اور اس اہم کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا عہد کریں —

اس کے بعد آپ نے بزم کے افتتاح کا اعلان کیا — شمشاد علی سید صاحب نے ڈاکٹر صاحب کے فاضلانہ خطبہ کے بعد اس اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا۔ اس طرح یہ سادہ مگر پُروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی! — ڈاکٹر صاحب ۱/۲ ۷ بجے شب کے قریب واپس لائل پور تشریف لے گئے۔ (نامہ نگار)

بھارتی مسلمانوں کے انخلاء کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کیا جائے گا

لاہور: ۱۲- اکتوبر- پاکستان آسام اور تری پورہ کے علاقہ سے بھارتی مسلمانوں کے انخلاء کا معاملہ اقوام متحدہ میں پیش کرے گا اس امکان کا اظہار مرکزی وزیر بحالیات رانا عبدالحمید خان نے کیا آپ نے بھارتی ریاستوں سے مسلمانوں کے انخلاء کی مذمت کرتے ہوئے کہا "بھارت نے پاکستان کے لئے ایک شدید اقتصادی مسئلہ پیدا کر دیا ہے"۔

مرکزی وزیر بحالیات راولپنڈی سے یہاں پہنچنے کے بعد ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے آپ نے بتایا کہ حکومت مشرقی پاکستان بھارت سے نکالے ہوئے بے یارومددگار مسلمانوں کو سہولتیں بہم پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے مرکزی حکومت نے مشرقی پاکستان کو فی الحال سولہ لاکھ روپے کی منظوری دی ہے تاکہ بے سہارا بھارتی مسلمانوں کی امداد کی جا سکے آپ نے کہا آسام اور تری پورہ سے آنے والے مسلمان اگرچہ مہاجر نہیں تاہم انہیں مناسب سہولتیں مہیا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔

مغربی جرمنی کے چانسلر مستعفی ہو گئے

بون ۱۲- اکتوبر- مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈنائر نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے ان کے استعفیٰ کا اطلاق آئندہ منگل سے ہو گا ڈاکٹر ایڈنائر کی عمر ۸۷ برس ہے اور وہ چودہ برس سے مغربی جرمنی کی حکومت کے سربراہ ہیں ڈاکٹر ایڈنائر آج دوپہر ایوان صدر میں گئے جہاں انہوں نے صدر لوبکے کو اپنے دورہ برلن کی رپورٹ پیش کی اور پھر اپنا استعفیٰ ان کے حوالے کیا۔

قدرت اللہ شہاب ہالینڈ میں سفیر مقرر ہو گئے

کراچی ۱۲ اکتوبر۔ آج یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے مسٹر قدرت اللہ شہاب کو ہالینڈ میں پاکستان کا سفیر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مقبوضہ کشمیر کی نئی کابینہ کا اعلان

نئی دہلی ۱۲ اکتوبر۔ مقبوضہ کشمیر کی نئی کابینہ کے ارکان کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا ہے اس میں سات وزراء اور چار وزرائے مملکت ہوں گے نئی کابینہ کے کل حلف اٹھائے گی نئے وزیر اعلیٰ بخشی غلام محمد کی کابینہ کے وزیر تھے۔ مقبوضہ کشمیر کی حکمران پارٹی میں زبردست اختلافات پیدا ہو گئے ہیں مسٹر جی ایم صادق نے کہا ہے کہ ہم مسٹر شمس الدین کو وزیر اعلیٰ قبول کرنے کو تیار نہیں تھا۔

تیس سرکاری عہدیداروں کا عزم امریکہ

کراچی ۱۲ اکتوبر۔ مغربی پاکستان کے تیس سرکاری عہدیدار بین الاقوامی ترقیاتی ادارہ کے پاکستانی مشن کے زیر اہتمام اعلیٰ تعلیم و تربیت کے لئے امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔

ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں کا دورہ

محترم چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم ضلع سیالکوٹ کی مندرجہ ذیل جماعتوں کا دورہ ۱۳ اکتوبر سے شروع کر رہے ہیں امراء جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس دورہ کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

گھٹیالیاں۔ سیالکوٹ۔ چونڈہ۔ ڈسکہ۔ پسرور۔ بدوملہی۔ نارووال۔ ظفروال۔

(ناظر تعلیم)